بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

جناب خلیفہ رابع صاحب کا مورخہ ۲۷ راگست ۱۹۹۳ء کا خطبہ جمعہ

(ختم مجددیت سے متعلقہ حصّہ)

﴾نوٹ۔۔۔اس سلسلہ میں ویب سائٹ پر مضمون نمبر ۱۰ کے صفحہ ۸ تا ۱۹ کا مطالعہ بھی ضرور کیجئے گا﴿

”سوائے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اُسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔ اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لیے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اس پیغام میں بہت سے فتنوں کا سدباب فرمادیا گیا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ میں پہلے بھی اُٹھے اور آئندہ بھی اُٹھنے کا احتمال رہتا ہے۔ اور اس مضمون کا گہرا تعلق خلافت آیت استخلاف سے ہے اور حقیقت میں اسی کی یہ تفسیر ہے۔ پہلے اہل پیغام جنہوں نے خلافت سے اپنا تعلق توڑا انہوں نے یہ عذر کر رکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے انجمن کے حق میں وصیت کر دی ہے۔ انجمن کو خود قائم فرمادیا اور انتظامی امور اور دوسرے تمام امور میں جماعت کی سربراہ اور ہمیشہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ یہ وہ فتنہ اُٹھا تھا جس کا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمیشہ کیلئے قلع قمع فرمادیا۔ کیونکہ اس عبارت کو جب آپ غور سے دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا اِسکے بعد خلافت کے سوا اور کسی انجمن کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی اگر انجمن مراد ہوتی تو انجمن تو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں قائم فرمادی تھی۔ یہ کیوں فرمارہے ہیں اس کا اس قدرت ثانیہ کا آنا تقاضا کرتا ہے کہ پہلے میں جاؤں۔ میرے ہوتے ہوئے وہ قدرت ظاہر نہیں ہوگی۔ پس صاف پتہ چلا وہ قدرت ثانیہ انجمن نہیں بلکہ کچھ اور اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ وجود ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی قائم مقامی اور غلامی میں کھڑے ہونگے۔

پس اسکی پہلی تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی ذات میں مجسم ہوئی۔ وہ خلافت اولیٰ وہ خلافت تھی جس کے اوپر ساری جماعت کو باندھ کر اکٹھا کر دیا گیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے ایک موقع پر فرمایا کہ انجمن کو مخاطب کر کے تمہاری اب کیا حیثیت ہے۔ تم میرے سامنے کوئی باتیں نہ کرو۔ خدا نے تمہیں باندھ کر میری غلامی میں لا ڈالا ہے اور ہمیشہ کیلئے میرا مطیع کر دیا ہے۔ پس یہ وہ قدرت ثانیہ تھی جس کا وعدہ دیا جارہا تھا۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد آنی تھی اس سے پہلے نہیں۔

ایک یہ بعض دفعہ حیلہ تراش لیا جاتا رہا ہے کہ قدرت سے مراد تائید اِلٰہی ہے جو قیامت تک جماعت کیساتھ رہے گی۔ تو اس کا بھی وہی جواب ہے۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی تک تائید اِلٰہی نے قادیان میں جھانک کے بھی نہیں دیکھا تھا؟ کیا یہ لازم کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جب تک مسیح موعودؑ دنیا سے رخصت نہ ہوں تائید اِلٰہی نہیں آئے گی ایسا جاہلانہ خیال ہے کہ اس سے بڑھ کر جاہلانہ خیال اور کافرانہ خیال ممکن نہیں ہے کہ جس کو خدا امام مقرر فرمادے انتظار کرے کہ وہ مرجائے تو پھر تائید الٰہی ظاہر ہو جو قیامت تک رہے گی۔

پس یہاں ایک نظام مراد ہے جس نظام کے مظہر مسیح موعودؑ فرماتے ہیں میری طرح بعض وجود ہونگے اور یہی وہ نظام خلافت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے بعد جاری ہوا اور قیامت تک اِسکے جاری رہنے کا وعدہ دیا گیا۔

پھر ایک اور فتنہ یہ بھی اُٹھایا جاتا رہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زندگی میں خصوصیت سے، بڑے منظّم طریق پر ایک پروپیگنڈے کے ذریعہ جماعت میں یہ خیال پھیلائے گئے کہ خلافت ٹھیک ہے لیکن وہ جو مجددیت کا وعدہ ہے وہ دائمی ہے اور اب وقت قریب آ رہا ہے۔ صدی ختم ہونے کو آ رہی ہے اِس لیے اب مجدد کا انتظار کرو اور مجدد کو تلاش کرو۔ جماعت میں کہیں بھی مجدد پیدا ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ قدرت قیامت تک ہے اور خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت تک یہ قدرت منقطع نہیں ہوگی۔ پس خلافت اگر قیامت تک قائم ہے تو اِسکے ہوتے ہوئے سوال کیا باقی رہ جاتا ہے؟ اور یہ فتنہ پرداز اس بات کو بھول گئے کہ حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے جہاں مجددیت کی پیشگوئی فرمائی وہاں قیامت تک کا کوئی ذکر نہیں فرمایا لیکن جہاں مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی وہاں یہ وعدہ فرمایا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ جو وعدے ہیں دراصل مسیح موعود کے آنے تک کی دیر ہے۔ جب مسیح موعود آ جائیں گے تو پھر فرمایا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ پھر خلافت قائم ہوگی اور منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔

اور یہ وہ خلافت ہے جس کا آیت استخلاف میں ذکر ہے۔ یہ وہ خلافت ہے جو مومنین سے وعدہ کیا گیا ہے اور یہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعودؑ یہاں واضح فرما رہے ہیں جیسا کہ آیت استخلاف میں تھا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ کیسی باریک عارفانہ نظر ہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ قرآن کی آیات پر نظر رکھتے ہیں اور انکی تفسیر کرتے ہیں خواہ حوالہ دیں یا نہ دیں۔ وہ مضمون آپکی سرشت میں ایسا سرایت فرما چکا ہے کہ جب بھی بات کرتے ہیں قرآن کی بات کرتے ہیں۔ تو دیکھیں فرمایا یہ وعدہ میری نسبت نہیں بلکہ تمہاری نسبت ہے۔ یہ جماعت احمدیہ سے وعدہ دیا گیا ہے چنانچہ آیت میں بھی گو مخاطب آنحضور ﷺ تھے لیکن وعدہ آپ کے غلاموں سے کیا گیا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ پس اس فتنے کا بھی ہمیشہ کیلئے حل فرما دیا گیا۔

اگر کوئی تجدید کی ضرورت پڑتی ہے تو ہمیشہ انقطاع کے بعد پڑا کرتی ہے اور دراصل تجدید کے وعدے میں خلافت راشدہ کی دردناک انقطاع کی خبر بھی دی گئی ہے۔

اگر خلافت راشدہ جاری رہتی تو کسی اور مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور نہ ہر صدی کے سر پر خلافت کیساتھ ایک رقیب اُٹھ کھڑا ہوتا اور صدی در صدی امت اِلٰہی منشاء کے مطابق منقطع ہو جاتی اور کاٹی جاتی اور متفرق ہو کر بکھر جاتی۔ پس کیسی جاہلانہ سکیم ہے، کیسا جاہلانہ تصور ہے جو یہ لوگ اللہ کی طرف منسوب کرتے رہے اور طرح طرح کی دل آزاریوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دل کو چرکے لگاتے رہے۔

آپ نے بارہا جماعت کو کھلے بندوں سمجھانے کی کوشش کی لیکن یہ فتنہ اسی طرح مقابل پر سر اونچا کیے رہا یہانتک کہ خدا نے اس فتنے کا سر توڑ دیا اور خدا نے ثابت کر دیا کہ خلیفۃ المسیح الثالث کی تعبیر درست تھی جو تفسیر آپ نے فرمائی تھی اور وہی سچی تفسیر تھی اور پھر خدا کی تائیدی گواہی اور عملی گواہی نے ہمیشہ کیلئے اس فتنے کا سر کچل دیا ان لوگوں کیلئے جن میں ایمان اور شرافت اور تقویٰ ہو۔ جن کے دل ٹیڑھے ہیں ان کیلئے تو کوئی وعدہ نہیں ہے۔ ان کو تو قرآن بھی ہدایت نہیں دے سکتا کیونکہ جو دل تقویٰ سے عاری ہو اس کیلئے کوئی ہدایت نہیں۔ مگر میں جماعت احمدیہ کو مخاطب ہوں جن کی بھاری اکثریت کے متعلق میں جانتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ تقویٰ پر قائم ہیں۔ اسلئے کہ خدا کا سلوک ان سے وہ ہے جو متقیوں سے کیا جاتا ہے۔ اسلئے کہ خدا کی وہ تائیدات ان کو نصیب ہیں جو متقیوں کو نصیب ہوا کرتی ہیں۔ پس دلوں پر تو میری کوئی نظر نہیں مگر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں بتا رہی ہیں کہ وہ متقیوں کی جماعت ہے جس کیساتھ وہ مسلسل اس قدر کثرت کیساتھ احسان اور رحمت اور فضلوں کا سلوک فرماتا چلا جا رہا ہے۔ پس وہ متقی جو میرے مخاطب ہیں وہ اس بات کو خوب سمجھ لیں گے۔

درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ کے بعد جس قدرت ثانیہ کو خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا وہ قیامت تک کیلئے ہے اور قیامت تک کیلئے غیر منقطع ہے۔ پس جب وہ قدرت غیر منقطع ہے تو اُسکے ہوتے ہوئے کیا ضرورت ہے کہ ایک اور شخص کسی اور شخص کو بطور مجدد کھڑا کیا جائے۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی زمانے کی حد نہیں لگائی اسلئے قیامت تک کیلئے اس حدیث کا اثر جاری ہے۔ تو ایسے سوچنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ قیامت تک کیلئے اس وقت کے خلیفہ کو (بزعم خویش۔ ناقل) کیوں خدا مجدد نہیں بنا سکتا جو صدی کے سر پر کھڑا ہوا اور اس صدی کے غیر معمولی تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے کسی تجدید کی ضرورت سمجھے۔ پس اس حدیث نبوی کا آیت استخلاف سے کوئی ٹکراؤ نہیں بلکہ دراصل آیت استخلاف کے مضمون کو اس طرح بیان فرمایا گیا ہے جس طرح پانی کے بعد تیمّم کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اگر خلافت قائم نہ رہے تو خدا اس امت کو چھوڑے گا نہیں اور مسلسل نہیں تو کم از کم صدی کے سر پر ضرور کوئی ایسا ہدایت یافتہ وجود بھیج دیگا جو اس وقت تک جمع ہوئی گمراہیوں کا ازالہ فرمائے گا یا ایک سے زائد ایسے وجود بھیج دے گا جو مختلف جگہوں پر تجدید دین کا کام کرینگے۔ جب خلیفہ موجود ہو تو پھر خلافت سے الگ کسی تجدید کی ضرورت نہیں اور وہ خلافت جس کا مسیح موعود سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اتنی نمایاں طور پر اِلٰہی تائید یافتہ خلافت ہے کہ اِسکے ہوتے ہوئے اگر آپ تجدید کا تصور کریں تو یہ ماننا لازم ہوگا کہ خلافت ہلاک ہو چکی ہے۔ اس میں کوئی تقویٰ کی روح باقی نہیں رہی ایسی صورت میں پھر کوئی الگ مجدد اگر کھڑا کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ کے کام جب ظاہر ہوتے ہیں تو خود اپنا ثبوت اپنی ذات

میں رکھتے ہیں کسی بحث کے محتاج نہیں ہیں۔

مگر خدا کے کام خدا کے وعدوں کے خلاف نہیں ہوا کرتے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ہمارا خدا وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ پھر فرمایا تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ پھر فرمایا اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

پس اگر خدا سچا ہے اور لازماً خدا سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں۔ اگر مسیح موعود سچے ہیں اور لازماً اس زمانے کے امام کے طور پر اس زمانے میں آپ سے بڑھ کر اور کوئی سچا نہیں تو لازماً وہ جھوٹے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت احمدیہ کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور کسی خلافت سے باہر کسی تجدید کی محتاج ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت آپکے سامنے ہے۔ دیکھیں صدی گزر گئی جس صدی کے سر پر یہ پراپیگنڈے کئے جا رہے تھے۔ لیکن کوئی مجدد ظاہر نہیں ہوا۔ دوسری صدی شروع ہوگئی اور اسکے تیرہ سال گزر چکے ہیں اور چودھویں میں داخل ہو رہے ہیں لیکن خلافت احمدیہ سے باہر کوئی مجدد ظاہر نہیں ہوا۔ پس خدا کی اس گواہی نے ہمیشہ کے لیے ان لوگوں کے پراپیگنڈے کو جھٹلا دیا ہے جو یہ کہا کرتے تھے کہ اب خلافت کے آخری سانس ہیں۔ اور تجدید کے دن آ رہے ہیں۔ کسی مجدد کی تلاش کرو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سو سال کی عمریں بھی پائیں اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ اُنکی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، اُن کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں۔ خدا کی قسم خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔‘‘

☆☆☆☆☆☆